

اقوام متحده نے فلسطین کو تسلیم کرنے کے لیے ووٹ دیا۔ اسرائیل اس بات کو یقینی بنارہا ہے کہ تسلیم کرنے کے لیے کچھ باقی نہ رہے

اقوام متحده کی جرزاں اسی بار پھر تقریباً متفقہ آواز کے ساتھ گنجائی۔ ستمبر 2025 میں، ایک کے بعد ایک ملک نے نیویارک ڈیکلریشن کی حمایت میں ہاتھ اٹھایا، جس میں دوریاستی حل کی تجویز پیش کی گئی اور فلسطین کو اقوام متحده کی مکمل رکنیت دینے کی سفارش کی گئی۔ ایوان تالیوں سے گنجائھا۔ علامتی طور پر یہ ایک بھاری لمحہ تھا: دہائیوں کی بے دخلی اور ناکام امن عمل کے بعد، دنیا نے بالآخر فلسطین کے ایک خود مختار ریاست کے طور پر وجود کے حق کو تسلیم کرنے کا عزم کیا۔

لیکن جیسے ہی نیویارک میں قرارداد پر سیاہی خشک ہوئی، غزہ شہر پر آگ بر سنا شروع ہو گئی۔ تسلیم کے جواب میں اسرائیل نے بناہی کا راستہ اپنایا۔

## کاغذی تسلیم، زینی حقیقت کی تباہی

ووٹ تاریخی تھا۔ 140 سے زائد ممالک نے اس کی حمایت کی۔ صرف چند ممالک۔ جن کی قیادت اسرائیل، امریکہ اور ان کے معول کے اتحادیوں نے کی۔ نے مخالفت کی ہمت کی۔ فلسطینیوں کے لیے ایک طویل تاخیر سے ملنے والی تسلیم کا لمحہ تھا: ہاں، تم موجود ہو، اور ہاں، تم اپنی ایک ریاست کے مستحق ہو۔

لیکن کاغذ پر تسلیم کا کوئی مطلب نہیں اگر اس ریاست کے لوگ، زین اور ادارے حقیقی وقت میں تباہ کیے جا رہے ہوں۔ غزہ صرف محاصرے میں نہیں ہے؛ اسے منظم طریقے سے مٹایا جا رہا ہے۔ پورے محلے غائب ہو چکے ہیں۔ ہسپتال دھوئیں کے ڈھیر بن چکے ہیں۔ یونیورسٹیاں، اسکول، مساجد اور گرجاگھر مسمار ہو چکے ہیں۔ بجلی، پانی اور صفائی کا نظام تباہ ہو چکا ہے۔ بموں سے بچ جانے والے بچوں کو قحط نے جکڑ رکھا ہے۔ غزہ کی پئی اب ایک معاشرے کی طرح نہیں، بلکہ ایک اپوکلپس کے بعد کی مانند نظر آتی ہے۔

اسرائیل کی حکمت عملی واضح تر نہیں ہو سکتی: اگر فلسطین کو سفارتی ایوانوں میں انکار نہیں کیا جا سکتا، تو اسے زین پر ختم کر دیا جائے گا۔

## غزہ: ایک نسل کشی کا منصوبہ

اکتوبر 2023 سے، غزہ نے جدید تاریخ کے سب سے تباہ کن فوجی مہماں میں سے ایک کا سامنا کیا ہے۔ اس چھوٹے سے علاقے پر گرانے کے دھماکے خیز مواد کی مقدار کا کوئی مقابلہ نہیں۔ یہ دوسری عالمی جنگ کے کتنی سالوں کے دوران یورپی شہروں پر لرائے گئے دھماکوں سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن وارسا یا لندن کے بر عکس، غزہ کے لوگوں کے پاس بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں۔ ہر سرحد بند ہے۔ یہ ایک پنجھرہ ہے جسے اوپر سے کچلا جا رہا ہے۔

سرکاری طور پر ہلاکتوں کی تعداد۔ دسیوں ہزار کی تصدیق۔ پہلے ہی مردہ خانوں اور قبرستانوں کی گنجائش سے زیادہ ہے۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پورے خاندان ملبے کے نیچے غائب ہو جاتے ہیں جنہیں کبھی کھودا نہیں جاتا۔ شیر خوار بچے زندہ رجسٹر ہونے سے پہلے بھوک سے مرجاتے ہیں۔ بیماریاں کمپوں میں پھیلتی ہیں جہاں دوائیں اب موجود نہیں۔ یہ ہر ممکن طریقے سے خاتمه ہے: بم، بھوک، بیاس، بیماری۔

## مغربی کنارہ: ہستھکڑیاں اور آنکھوں پر پھٹی

جب غزہ کو کچلا جا رہا ہے، مغربی کنارے کا دم گھونٹا جا رہا ہے۔ تو لکرم، جنین، بیرون جیسے شہروں میں بڑے ہیمانے پر گرفتاری میں مہماں چلانی جا رہی ہیں۔ سینکڑوں افراد کو ایک ساتھ گرفتار کیا جاتا ہے۔ ہستھکڑیاں لگائی جاتی ہیں، آنکھوں پر پٹی باندھی جاتی ہے، اور فوجی جیلوں میں لے جایا جاتا ہے جہاں تشدد، عصمت دری اور بھوک روزمرہ کا معمول ہیں۔ آباد کار ملیشیا، جو اکثر فوجیوں کے ہمراہ ہوتے ہیں، فلسطینی خاندانوں کو ان کے گھروں سے نکال دیتے ہیں۔ گاؤں تباہ کیے جا رہے ہیں۔ زرعی زمین چھینی جا رہی ہے۔ نئی بستیاں مقبوضہ زمین میں دانتوں کی طرح گہری دھنس رہی ہیں۔

یہ "سیکیورٹی" نہیں ہے۔ یہ نسلی صفائی ہے۔ حساب شدہ، دانستہ اور بے رحم۔ یہ فلسطینی معاشرے کو منظم طریقے سے توڑنا ہے تاکہ کوئی بھی "مستقبل کی ریاست" ایک کٹی ہوئی لاش کی مانند ہو۔

## وقت کا پیغام

ہر بار جب دنیا فلسطین کو تسلیم کرنے کی طرف بڑھتی ہے، اسرائیل اپنی تباہی کی مہم کو تیز کر دیتا ہے۔ ستمبر 2025 کا ووٹ بھی اس سے مختلف نہ تھا۔ جیسے ہی نیویارک میں قرارداد کی تالیوں کی گوج سنائی دی، غزہ شہر پر بہوں کی بارش تیز ہو گئی۔ جیسے ہی رہنمایہ دو ریاستوں کے ساتھ ساتھ ”کی بات کر رہے تھے، مغربی کنارے میں فوجیوں نے سینکڑوں فلسطینی مردوں کو باندھ کر غائب کر دیا۔ سیگام واضح تھا: قرارداد میں کچھ نہیں بدلتیں، کیونکہ اسرائیل طاقت کے زور پر حقیقت کا فیصلہ کرے گا۔

## ایک باغی ریاست جو دنیا کو چیلنج کر رہی ہے

اسرائیل نہ صرف بین الاقوامی قانون کو نظر انداز کر رہا ہے۔ وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔ وہ عالمی عدالت انصاف (ICJ) کے فیصلوں کو مسترد کرتا ہے۔ وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کو پھاڑ دیتا ہے۔ وہ بے خوفی سے اپنی کارروائیاں جاری رکھتا ہے، اس یقین کے ساتھ کہ اس کے مغربی سر پرست اسے نتائج سے بچاتیں گے۔ یہ ایک باغی ریاست کی کتابی تعریف ہے، جو تمام قوانین سے بالاتر سمجھتی ہے اور کسی کے سامنے جوابدہ نہیں۔

اور کیوں نہ ہو؟ دہائیوں سے، مذمت کے بغیر کوئی نتائج نہیں نکلے۔ ”شدید تشویش“ اور ”گہرا افسوس“ وہ واحد ہتھیار ہیں جو نام نہاد بین الاقوامی برادری نے جمع کیے ہیں۔ اسرائیل نے سیکھ لیا ہے کہ وہ مکمل استثنی کے ساتھ عمل کر سکتا ہے، کیونکہ کوئی اسے نہیں روکے گا۔

## تسلیم کافی نہیں

تازہ ترین جنرل اسمبلی کی قرارداد ایک سفارتی اشارہ ہے، لیکن اشارے نسل کشی کو نہیں روکتے۔ وہ سرحدیں نہیں کھولتے۔ وہ بھوک سے مرتے بچوں کو کھانا نہیں دیتے۔ وہ تباہ شدہ ہسپتاں کی تعمیر نہیں کرتے۔ جب تک طاقت کے ساتھ حمایت نہ کی جائے، قرارداد میں راکھ پر تیرتی ہوئی الفاظ ہیں۔

اگر دنیا غزہ کی تباہی اور مغربی کنارے کی نسلی صفائی کو روکنے کے بارے میں سمجھیدے ہے، تو خالی الفاظ کا وقت گزر چکا ہے۔ جنرل اسمبلی کو قرارداد 377۔ ”امن کے لیے اتحاد“ کے تحت عمل کرنا چاہیے۔ جب سیکیورٹی کو نسل مفلوج ہو، اسمبلی کو اجتماعی اقدامات کی سفارش کرنے کا اختیار ہے، بشمول فوجی مداخلت۔ یہ اختیاری نہیں ہے۔ یہ وہی طریقہ کارہے جو ہم جو کچھ دیکھ رہے ہیں اسے روکنے کے لیے بنایا گیا تھا۔

# اقوام متحده کا آخری امتحان

اگر اقوام متحده اسرائیل کی تباہی کے سامنے عالمتی ووٹوں پر مطمئن رہتی ہے، تو وہ خود کو لیگ آف نیشنز کی طرح بے اثربات کرے گی، جو فاشزم اور ہولوکاست کے سامنے ناکام ہوئی تھی۔ ایک اور نسل کشی اس ادارے کی نظروں کے سامنے ہوگی، جو اس طرح کے جرائم کو روکنے کے لیے بنایا گیا تھا۔

انتخاب واضح تر نہیں ہو سکتا: یا تو اقوام متحده فلسطین کی تباہی کو روکنے کے لیے مداخلت کرتی ہے، یا وہ خود کو غیر متعلقہ بنا لیتی ہے۔ تسلیم کا کوئی مطلب نہیں اگر تسلیم شدہ کو ختم کر دیا جائے۔ نیویارک میں ووٹ تاریخی تھا، لیکن تاریخ اشاروں کو یاد نہیں رکھے گی۔ یہ یاد رکھے گی کہ دنیا نے عمل کیا۔ یا اس نے منہ موڑ لیا۔

## حوالہ جات

1. اقوام متحده کی جزء اسsemblی (2025). دو ریاستی حل پر نیویارک ڈیکلریشن UNGA ووٹ، 12 ستمبر 2025۔
2. اقوام متحده کی جزء اسsemblی (2024). قرارداد 23/10/ES: اقوام متحده میں فلسطین کی ریاست کا درجہ 10 میں 2024 کو منظور شدہ۔
3. عالمی عدالت انصاف (2024-2025)۔ غزہ کی پٹی میں نسل کشی کے روک تھام اور سزا کے کونشن کا اطلاق (جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل)۔ عبوری اقدامات پر احکامات، 26 جنوری 2024؛ 2024-2025 کے دوران مزید احکامات۔
4. دی لانسیٹ (2024)۔ غزہ میں ہلاکتوں کی گنتی: مشکل لیکن ضروری۔ جولائی 2024 تک 186,000 کل ہلاکتوں (براہ راست + بالواسطہ) کا تخمینہ۔
5. اقوام متحده کے انسانی حقوق کے ہائی کمشنر کا دفتر (OHCHR)۔ خصوصی رپورٹر کے یہاں (نومبر 2023 سے آگے) جو غزہ میں نسل کشی کے خطرے کی وارنگ دیتے ہیں۔
6. ہیومن رائٹس واج (2024-2025)۔ فلسطینی قیدیوں، بسیوں صحت کے کارکنوں، پرتشدد، بھوک اور جنسی استھصال کی رپورٹ۔
7. 972+ میلگزین اینڈ لوکل کال (2024)۔ اسرائیلی فوجی انٹیلی جنس ڈیٹا بیس کی رپورٹنگ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غزہ میں ہلاک ہونے والوں میں سے ~83% عام شہری ہیں۔

8. الجزیرہ (2025). اقوام متحده کی جنرل اسمبلی نے اسرائیل اور فلسطین کے لیے دوریاستی حل کی حمایت کی،  
12 ستمبر 2025۔

9. راتئر ز (2025). اسرائیل کی غزہ جارحیت کا ہلاکتوں کا تخمینہ: وزارت صحت اور آزاد تخمینے، مارچ 2025۔

10. دی گارڈین (2025). سابق اسرائیلی چیف آف اسٹاف نے 200,000 سے زائد فلسطینی ہلاکتوں اور زخمیوں کی تصدیق کی، 12 ستمبر 2025۔

11. اقوام متحده اوسی ایچ اے (2023–2025)۔ مقبوضہ فلسطینی علاقہ: انسانی اثرات کی صورتحال رپورٹس، جو تباہی، نقل مکانی اور محاصرے کے حالات کی دستاویز کرتی ہیں۔